❷-انسانی بالوں یا خنزیر کے بالوں کی بنی ہوئی پلکیں لگانا جائز نہیں ہے۔ اگر مصنوعی بالوں یا خنزیر کے علاوہ کسی جانور کے بالوں سے بنی ہوں اور عارضی طور پر پہنی یا لگائی جائیں تو ان کا حکم اوپر گزر چکا ہے، پھر اگر گوند سے چپکائی گئی ہوں اور وضو کے لیے ان کو نکالا جاسکتا ہو تو نکال کر پانی پہنچانا ہوگا، اور گوند وغیرہ کی تہہ لگی ہو تو اسے چھڑانا بھی ضروری ہوگا، اور اگر ہر مرتبہ نکالنا مشکل ہے تو اوپر سے پانی بہایا جائے، حتی الامکان کوشش ہو کہ پانی اندر کی جلد تک پہنچ جائے۔

اور اگر سرجری کرکے اس طور پر پلکیں لگادی جائیں کہ پھر نہ نکلیں اور جسم کے دیگر بالوں کی طرح بڑھتی بھی ہوں (یعنی وہ جسم کا حصہ بن جائیں اور ان میں نشوونما کی صلاحیت پیدا ہوجائے) تو علاج اور ازالۂ عیب کی غرض سے اس کی اجازت ہوگی، بشرطیکہ وہ بال کسی دوسرے انسان یا خنزیر کے نہ ہوں۔

❸-سونے اور چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں (لوہے، اسٹیل، تانبے وغیرہ) کی انگوٹھی پہننا مکروہِ (تحریمی) ہے۔

''صحیح البخاري''میں ہے:

''عن أبي هريرة رضي الله عنه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: الفطرة خمس: الختان، والاستحداد، وقص الشارب، وتقليم الأظفار، ونتف الآباط.'' (كتاب اللباس، باب تقليم الأظفار، ج:۷، ص:۱٦۰، ط: دار طوق النجاة)

ترجمہ: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا، زیرِ ناف بال مونڈنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن تراشنا اور بغل کے بال اُکھیڑنا۔''

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر:144602101654 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

طالب علم سے لیٹ فیس کی صورت میں مالی جرمانہ لینے کا حکم

سوال

ہمارے مدارس میں درج ذیل قوانین ہیں، کیا یہ جائز ہیں یا نہیں؟

①-اگر داخلہ مقررہ ایام کے اندر نہیں ہوا تو پرانے طالب علم کو مقررہ فیس سے زائد رقم ادا کرنی ہوگی،

مثال کے طور پر پرانے طلبہ کی داخلہ فیس ۱۵۰۰ ٹاکا ہے، اگر کوئی پرانا طالب علم مدرسہ کھلنے کے تین دن کے اندر داخلہ نہ لے سکے تو اسے داخلہ کے لیے ۱۸۰۰ روپے ادا کرنے ہوں گے۔

۲- اگر امتحانی فیس مقررہ تاریخ کے اندر ادا نہیں کی جاتی ہے تو کیا لیٹ فیس وصول کرنا جائز ہے؟ مثال کے طور پر ۲۰۰ روپے کی امتحانی فیس دس دنوں کے اندر ادا کرنی ہوگی، اس کے بعد اگر ادا کرے تو کل ۳۰۰ روپے ادا کرنے ہوں گے۔

۳- اگر کوئی مدرسہ کھلنے کی مقررہ تاریخ پر حاضر نہ ہو، تو سزا کے طور پر اس سے ۱۰۰ یا ۲۰۰ روپے لے کر کھانا جاری کیا جائے گا، اس صورت میں غیر حاضری کے دنوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے وصول شدہ رقم کم و بیش ہوتی ہے۔

۴- جو طالب علم مدرسہ کی طرف سے کھانے کے لیے مقرر کردہ رقم سے کم روپے دے کر کھانا لیتا ہے، مثال کے طور پر مدرسہ کے کھانے کی مقررہ رقم دو ہزار روپے ہے، جو طالب علم ۲۰۰۰ ٹاکے سے کم ادا کرتا ہے (مثال کے طور پر ۱۰۰۰ یا ۱۲۰۰ ٹاکا) اگر وہ امتحان میں ایک کتاب میں فیل ہو تو اسے کھانا جاری کرنے کے لیے ۲۰۰ ٹاکے زیادہ ادا کرنے ہوں گے، اور اگر وہ ایک سے زیادہ کتاب میں فیل ہو، تو اسے ۵۰۰ روپے زیادہ ادا کرنا ہوں گے۔ مذکورہ زیادہ رقم ہر ماہ ادا کرنے کے بعد اس کا کھانا جاری کیا جاتا ہے، یہ قانون اگلے امتحان تک رہے گا، واضح رہے کہ اگر طالب علم کھانے کے لیے مقرر کردہ پوری رقم ادا کرے، تو امتحان میں فیل ہونے پر کوئی اضافی فیس اس سے نہیں لی جائے گی۔

جواب

۱- صورتِ مسئولہ میں مقررہ ایام کے اندر داخلہ نہ ہونے کی صورت میں مقررہ داخلہ فیس سے زائد لینا جائز نہیں ہے، یہ تعزیر بالمال (مالی جرمانہ) کے زمرے میں آتا ہے اور تعزیر بالمال شرعاً ناجائز ہے۔

۲- طالب علم کی طرف سے مقررہ تاریخ پر امتحانی فیس ادا نہ کرنے کی وجہ سے اس سے اضافی فیس وصول کرنا مندرجہ بالا وجہ سے جائز نہیں ہے۔

۳- اور اگر کوئی مدرسہ کھلنے کی مقررہ تاریخ پر حاضر نہ ہو سکے تو کھانا جاری کرنے کے لیے سزا کے طور پر اس سے ۱۰۰ یا ۲۰۰ یا کم و بیش رقم لینا جائز نہیں ہے، کیوں کہ یہ تعزیر بالمال (مالی جرمانہ) کے زمرے میں آتا ہے اور تعزیر بالمال شرعاً ناجائز ہے، لہٰذا اضافی رقم لینے کی صورت میں طالب علم کو یہ رقم واپس کرنا ضروری ہے۔

۴- جن طلبہ کو کھانے کی قیمت میں رعایت دی گئی ہو، ان میں سے کسی کے امتحان میں مجموعی طور پر یا

ایک آدھ کتاب میں فیل ہونے پر دی گئی رعایت سرے سے ختم کرنے یا رعایت میں کمی کرنے کی اجازت ہوگی، لیکن اس پر دوسو یا پانچ سو اضافی رقم لینا جائز نہیں ہوگا، یہ بھی تعزیر بالمال کے تحت آئے گا۔

حاصل یہ کہ کوتاہیوں پر بطورِ سزا یا بطورِ تنبیہ طے کردہ فیس سے زیادہ لینا تعزیر بالمال ہے جو کہ جائز نہیں، البتہ اگر طے کردہ فیس میں اچھی کارگردگی پر رعایت رکھی جائے اور اچھی کارکردگی نہ کرنے پر وہ رعایت واپس لی جائے تو یہ تعزیر بالمال میں شمار نہیں اور یہ صورت جائز ہے۔

’’مشكاة المصابيح‘‘ میں ہے:

’’عن أبي حرّة الرُقاشيّ عن عمه قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: ألا تظلموا ألا لا يحلّ مال امرئ إلاّ بطيب نفس منه.‘‘

(كتاب البيوع، باب الغصب والعارية، رقم الحديث: ٢٩٤٦، ج:٢، ص:٩، ط:المكتب الإسلامي)

ترجمہ: ’’حضرت ابوحرّہ رقاشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا، اچھی طرح سنو کہ کسی دوسرے شخص کا مال اس کی خوشی کے بغیر حلال نہیں ہے۔‘‘ (مظاہرِ حق)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144511102412 — دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن